

## 22862-گاہک زیادہ کرنے کے لیے انعامی مقابلہ منعقد کرنے کا حکم

سوال

وقتاً فوقاً سپر مارکیٹوں وغیرہ میں گاہک زیادہ کرنے کے لیے مالکان حضرات انعامات کا اعلان کرتے ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ اس میں شرکت کرنے کے حکم کی وضاحت فرمائیں، اور اس کے ساتھ ساتھ جس قدر ممکن ہو اس موضوع میں علماء کرام کے فتاویٰ جات بھی درج کریں تاکہ مکمل وضاحت ہو سکے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزاً نے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

یہ مسئلہ مارکیٹ میں کمپیشن کی بناء پر پیدا ہوا ہے اور تجارتی سامان کے مالکان اپنے سامان کی ترویج چاہتے ہیں جس کی بناء پر وہ انعامی مقابلہ جات رکھتے ہیں، ہمارے معاصر علماء کرام اس مسئلہ میں اختلاف کرتے ہیں اس سلسلہ میں علماء کرام کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

ایسا کرنا مطلقاً منع ہے۔

دوسرा قول:

کچھ شروط و ضوابط کے ساتھ ایسا کرنا جائز ہے۔

اس کی مانعت اور حرمت قرار دینے والوں میں مستقل فتویٰ کمیٹیٰ سعودی عرب، اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ شامل ہیں، ذیل میں ہم ان کے بعض فتاویٰ جات درج کرتے ہیں:

مستقل فتویٰ کمیٹیٰ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

یہاں امریکہ میں کچھ سپر غذائی سٹورا یہیں جماں سے خریداری کرنے پر غیر معروف سے نمبر دیے جاتے ہیں، جب آپ کے پاس سٹور کی جانب سے معین کردہ نمبر جمع ہو جائیں تو آپ انعام میں کچھ رقم کے ممتحن ہونگے تو یہاں مسلمان کے لیے یہ انعام لینا جائز ہے، یہ علم میں رہے کہ اس نمبر کے عوض میں کوئی رقم ادا نہیں کرنا پڑتی، لیکن صرف اس سٹور سے خریداری کرنے، یا پھر سٹور دیکھنے والے کو ہی یہ نمبر دیے جاتے ہیں، جس پر انہیں انعام میں شامل کیا جاتا ہے؟

کمیٹیٰ کا جواب تھا:

اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے جیسا آپ نے بیان کیا ہے تو آپ کے لیے خریداری یا سٹور کی زیارت کی بناء پر دیا جانے والا انعام لینا جائز نہیں، نمبر اختیار کرتے وقت جو نمبر آپ کے لیے مجبول تھا وہ اختیار کے بعد معلوم ہو گیا، اس لیے یہ جوے میں شامل ہونے کی بناء پر جائز نہیں، اور جوے کی حرمت کتاب و سنت اور اہل علم کے اجماع سے ثابت ہے اس

فتاویٰ للجیہ الدائمۃ للجوث العلمیہ والافتاء (15/191) فتویٰ نمبر (5847).

کمیٹیٰ سے یہ سوال بھی کیا گیا:

بھارے ہاں کچھ سیلہ میں ایک کاٹن سو ریال کا فروخت کرتے ہیں، اور دوسری دو کانوں میں تقریباً بیس ریال کا، اور وہ اس پر گاڑی یا دوسرے انعام رکھتے ہیں، تو لوگ انعام حاصل کرنے کی رغبت میں کاٹن خریدنے کے لیے امداد آتے ہیں، کیا یہ جائز ہے؟ براۓ مہربانی اس سلسلہ میں فتویٰ دیا جائے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر و ثواب عطا کرے۔

کمپیوٹر کا جواب تھا:

جس عمل کے متعلق آپ نے دریافت کیا ہے وہ جائز نہیں، بلکہ برا فی اور جواہی، جبکہ اللہ تعالیٰ نے کئی قسم کے نظرات اور دھوکہ پر مبنی ہونے کی بنابر حرام کیا ہے، اور اس میں باطل طریقہ سے لوگوں کا مال کھانا بھی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۴۔ اے ایمان والوں اسی ہے کہ شراب اور جو اور تھان اور قفال نکالنے کے پانے کے تیریہ سب گندی باتیں، شیطانی کام میں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جو نے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نہاز سے روک دے تواب بھی پا جاؤ۔ المآندة (۹۰)۔

اور ایک مقام پر ارشاد پاری تعالیٰ ہے :

ب۔ اے ایمان والو تم اپنا مال آپس میں باطل طریقہ سے مت کھاؤ۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکہ والی بیج سے منع فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہر خیر و بھلائی کے کام کی توفیق عطا فرمائے، اور آپ کی مدد و نصرت کرے اور آپ کے معاملہ کو آسان کرے۔ اسے

فتاویٰ الحجۃ الدائمة للجھوٹ العلیمیہ والافتاء (15/195) فتویٰ نمبر (24/1832).

اور مستقل فتوی کمیٹی سے ہے سوال بھی درجافت کیا گیا:

تجھے کال آفس والے کئی بار ملی فون کا رنگ کرنے والوں کو انعام پیش کرتے ہیں، ان انعامات کا حکم کیا ہے؟

## کمیٹی کا حوالہ تھا:

عومی کال آفس والوں کی جانب سے کال کرنے والوں کو ہدیہ کے نام پر مذکورہ نظام کے تحت جو کچھ دیا جاتا ہے وہ جائز نہیں، کیونکہ اس میں قمار بازی اور جو لوگوں کو دھوکہ دینا، اور ٹیلی فون کالوں کی ترویج کی بنا پر لوگوں کا باطل طریقہ سے مال کھانا، اور آدمی میں اضافہ کرنا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ کال آفس والوں کی آپس میں عداوت و بعض اور کینہ وحد بھی پیدا ہوتا ہے

اور اللہ سچانہ و تعالیٰ کافر ہاں سے ہے:

۔ اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جو اور تھان اور فال نکالنے کے پانے کے تیریہ سب گندی ہاتھیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جو نے کے ذریعہ تمہارے آپس میں معدوات اور بخشنیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نہماز سے روک دے تواب بھی باز آ جاؤ۔ المآتیدہ (۹۰)۔

فتاویٰ الجیہ الدائمة للجوث العلمیہ والافتاء (15/196) فتویٰ نمبر (19560).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ہمارے شہر میں تعاونی کمیٹی نے اپنے آفی کے سامنے ایک گاڑی رکھی کہ پیشکش رکھی ہے کہ جو یہاں سے ایک سورہم یا اس سے زیادہ کی اشیاء خریدے گا اسے دس درہم کی رسیدی جائیگی، اور قرصہ اندازی میں شامل کرنے کے بعد قرصہ نکلنے والے کو وہ گاڑی انعام میں دی جائیگی، میرا سوال یہ ہے:

۱- عوض کے بغیر اس رسید کے ساتھ قرصہ اندازی میں شریک ہونے کا حکم کیا ہے، اگر قرصہ اندازی میں اس کا نام نہ آیا تو اسے کچھ نقصان نہیں ہو گا؟

۲- قرصہ اندازی میں شریک ہونے کے لیے مذکورہ بال رسید کے حصول میں اس کمیٹی سے خریداری کرنے کا حکم کیا ہے؟

اس لیے کہ یہاں کچھ لوگ تو اس معاملہ میں تردد کا شکار ہیں، اور کچھ اسے صحیح مانتے ہیں، آپ سے گزارش ہے کہ آپ ان دونوں سوالوں کا بادیل جواب دیں تاکہ مسلمان لوگ اپنے دین کے سلسلہ میں دلیل پر ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر عطا فرمائے۔

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

یہ معاملہ قمار بازی اور جو میں شامل ہوتا ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور یہ درج ذیل فرمان باری تعالیٰ میں مذکور ہے:

۱۔ اے ایمان والوں باتی ہی ہے کہ شراب اور جو اور تھان اور فال نکالنے کے پانے کے تیریہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں، ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جو نے کے ذریعہ تمہارے آپس میں میں عدوات اور بغض پیدا کر دے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی یاد اور نماز سے روک دے تواب بھی باز آ جاؤ۔ (المائدۃ (۹۰)).

امداد فجیرہ کے حکومتی ذمہ داران اور ولی الامر اور اہل علم وغیرہ پر لازم ہے کہ وہ اس برائی کو روکیں اور اس سے منع کریں، اور لوگوں کو اس سے بچنے کا کمیں، کیونکہ میں کتاب اللہ العزیز کی مخالفت اور لوگوں کا ناجتن مال کھانا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ سب کوہدایت نصیب فرمائے، اور حق پر استقامت نصیب کرے۔

مجلہ الدعوۃ عدد نمبر (1145) تاریخ (1408/10/29ھ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے اس طرح کے انعامی م مقابلوں میں شرکت کے حکم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے دو شرطوں کے ساتھ اسے جائز قرار دیا ہے، شیخ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

”کہنپیاں اس وقت اپنا مال خریدنے والوں کو انعامات دیتی ہیں، تو ہم کہتے ہیں: جب دو شرطیں پائی جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں:

پہلی شرط:

قیمت یعنی سامان کی قیمت اس کی حقیقی قیمت ہو، یعنی انعام کی بنابر اس کی قیمت میں اضافہ نہ کیا گیا ہو، اگر انعام کی وجہ سے قیمت بڑھادی گئی ہو تو یہ قمار بازی اور جو ہے اور حلال نہیں۔

دوسری شرط:

انسان انعام حاصل کرنے کے لیے سامان نہ خریدے، اگر اس نے صرف انعام حاصل کرنے کی غرض سے سامان خریداً اور اس کی ضرورت کی بناء پر تو یہ مال ضائع کرنے کے مترادف ہو گا، ہم نے سنا ہے کہ بعض لوگ دودھیاں کا ذبہ خریدتے ہیں، انہیں اس کی ضرورت تو نہیں ہوتی لیکن وہ اس لیے خریدتے ہیں کہ ہو سکتا ہے اسے انعام مل جائے، تو آپ دیکھتے ہیں کہ اسے بازاریا پھر گھر کے ایک کونے میں انڈیل دیتا ہے، تو یہ جائز نہیں، کیونکہ اس میں مال ضائع ہوتا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

دیکھیں: اسنالۃ الباب المفتوح نمبر (1162).

ان شاء اللہ یہ قول صحیح ہونے کے زیادہ قریب ہے، جب انسان اپنے دل میں دوسری شرط کو منطبق کرے تو صحیح ہے، کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور انسان اس کے دل کی بات کو نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں پاکیزہ اور رزق حلال نصیب فرمائے، اور ہمیں قناعت و رضا کی توفیق دے، اور حرام اور اس کے اسباب سے دور رکھے۔

واللہ اعلم۔